نگاہِ اولین

امت مسلمہ کو''باہمی اتحاد'' مبارک ہو

مدیر التحریر

اللہ رب العزت کا حکم ہے: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝﴾ [سورة الحجرات ١٠] ''اہل ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، لہٰذا تم اپنے بھائیوں کے درمیان اصلاح کرا دیا کرو، اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچتے رہو، تاکہ رحمت الٰہی سمیٹ سکیں۔''

انسان کی فطرت میں حصولِ نفع اور دفع ضرر کی خواہش ودیعت کی گئی ہے۔ دنیا نامی اس عارضی قیام گاہ میں منفعت کی چیزیں محدود ہیں، جبکہ انسانی ضروریات اور خواہشات لامحدود۔ اس لیے بسا اوقات دو انسانوں، دو علاقوں اور دو ملکوں کی خواہشات میں ٹکراؤ اور تصادم واقع ہوتا ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ باہمی مفادات کے ٹکراؤ سے کہیں بڑھ کر دشمن ممالک کی سازشوں نے مسلمان ممالک کو اختلاف وانتشار میں الجھا کر اتفاق واتحاد کی عظیم دولت سے محروم کر رکھا ہے۔ اسی کے نتیجے میں اسلام دشمنوں کو ہمارے قبلہ اوّل میں یہودِ بے بہبود کو لا بسانے کا موقع ملا۔ دنیا کے مختلف ممالک میں مسلمان ظلم وستم کے نشانہ بنتے رہے۔ جس کا سلسلہ نہ صرف جاری وساری ہے؛ بلکہ اس میں روز افزوں اضافہ بھی ہو رہا ہے۔

کفارِ عالم کے ظلم واستبداد نے مسلم عوام اور حکمرانوں کو بارہا باہمی اتحاد واتفاق کی ضرورت کا شدید احساس دلایا؛ لیکن بیرونی ریشہ دوانیوں اور سازشوں کے علاوہ بعض حکمرانوں کی نیت کے فتور نے بھی انہیں باہم دست وگریباں رکھا۔ کئی بار اتحاد قائم کرنے کی کوششیں ہوئیں؛ لیکن نتیجہ ''اتفقوا علی أن لا یتفقوا'' کے سوا کچھ نہ نکلا۔ O.I.C. قائم ہوا؛ لیکن اس کا نتیجہ عملی میدان میں صفر رہا، حتیٰ کہ گفت وشنید میں سچے جذبات کا اظہار بھی کھل کر نہ ہو سکا۔ جس سے اسلام دشمنوں کے حوصلے مزید بڑھ گئے۔

اس آیت کریمہ میں انسانوں اوران کے تمام اعمال واقدار کے خالق ﷻ نے انسانوں کے مابین ''ایمان'' کو اتنا مضبوط رشتہ قرار دیا ہے، جو سگے بھائیوں کے باہمی تعلق سے بڑھ کر پاکیزہ اور مؤثر ہے۔اس مقدس رشتے کے حوالے سے اہل ایمان کو یہ حکم فرمایا ہے کہ اپنے بھائیوں کے مابین واقع ہونے والے اختلافات میں''اصلاح'' کے ذریعے اتحادواتفاق اور برادرانہ ماحول پیدا کرو، اوراس معاملے میں ہردم خوفِ الٰہی مدنظر رکھو۔اسی راست اقدام کی برکت سے ہی تم رحمتِ الٰہی کے حقدار بن سکو گے۔

شاعرمشرق علامہ محمد اقبالؒ نے امت اسلامیہ کے اتحادواتفاق کی بنیاد کس دلنشین انداز میں پیش کر کے اسی اتحادی انقلاب کی تمنا کی تھی:

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک — **ایک ہی سب کا نبی، دین بھی، ایمان بھی ایک**
حرم پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک — **کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک**

یقیناً اللہ تعالیٰ ہرنقص وعیب سے پاک ہے،جس کی ساری تقدیری حکمتوں تک کسی مخلوق کی عقل رسائی حاصل نہیں کرسکتی۔اسی جامع اوصافِ کمال ذات کا فرمان ایک انتہائی تکلیف دہ موقع پر اس طرح نازل ہوا: ﴿لَا تَحۡسَبُوۡهُ شَرًّا لَّكُمۡ بَلۡ هُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ﴾ [سورۃ النور ۱۱] ''آپ لوگ اس (بظاہر اندوہناک) واقعے کو اپنے لیے برا خیال نہ کریں؛ بلکہ یہ آپ لوگوں کے حق میں تو بہتر ہے۔''

سبحان اللہ! دو دہائیوں سے مسلسل عالم انسانیت عموماً اور عالم اسلام خصوصاً ''دہشت گردی'' کی تندوتیزلہروں سے بری طرح متأثر تھا۔فرزندانِ توحید وسنت اپنے آپ کو بلائے ناگہانی میں گرفتار سمجھ رہے تھے......آخر مایوسی کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں امید کی روشن کرن نے جلوہ نمائی کرلی۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ سعودی عرب کی قیادت میں بہت سے مسلم ممالک نے''فوجی اتحاد'' قائم کرلیا۔باہمی رابطے اور مسلح کارروائیوں کے لیے اس اتحاد کا مرکز ریاض میں قائم کیا گیا۔ اتحاد کے سربراہ سعودی عرب کے نائب ولی عہد اور وزیردفاع شہزادہ محمد بن سلمان ہیں۔

اسلامی اتحاد میں فی الحال **34** ممالک شامل ہیں: {1} آئیوری کوسٹ، {2} اردن، {3} بحرین، {4} بنگلہ دیش، {5} بینن، {6} پاکستان، {7} ترکی، {8} تیونس، {9} ٹوگو، {10} جبوتی،

{11} چاڈ، {12} سعودی عرب، {13} سوڈان، {14} سیرالیون، {15} سینیگال، {16} صومالیہ، {17} فلسطین، {18} قطر، {19} کوموروس، {20} کویت، {21} گبون، {22} گنی، {23} لبنان، {24} لیبیا، {25} مالدیپ، {26} مالی، {27} متحدہ عرب امارات، {28} مراکش، {29} مصر، {30} ملائیشیا، {31} موریطانیہ، {32} نائیجر، {33} نائیجیریا اور {34} یمن۔

سعودی وزیرِ خارجہ عادل الجبیر نے کہا ہے کہ اتحاد میں شامل ممالک دہشت گردی کے خلاف جنگ میں معلومات کا تبادلہ کریں گے۔ فوجیوں کو تربیت دیں گے۔ انہیں اسلحہ فراہم کریں گے۔ اور مسلمان ممالک کو درپیش خطرات سے نبٹنے میں عملی مدد فراہم کریں گے۔ ان شاء اللہ

دین اسلام اور ''جہاد فی سبیل اللہ'' کو بدنام کرنے کے لیے دشمن ہمارے سادہ لوح جذباتی نوجوانوں سے دہشت گردی پھیلانے کا جو کام لے رہے ہیں، ان شاء اللہ اس اتحاد کے ذریعے ایسے لوگوں کو راہِ راست پر لانے میں، یا بصورتِ دیگر ان کی سرکوبی کرنے میں مدد ملے گی۔

جامعة الأزهر مصر نے تمام مسلم ممالک پر زور دیا ہے کہ اسلامی فوجی اتحاد میں شامل ہو جائیں۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان نے ایک آزاد نظریاتی ریاست اور واحد اسلامی ایٹمی صلاحیت کا بھرم رکھتے ہوئے اس فوجی اتحاد میں شمولیت میں پہل کرنے کا شرف حاصل کیا۔ وطن عزیز کی بہت ساری اسلامی تنظیموں نے حسب توقع اس اتحاد کے قیام کو خوب سراہا۔ علمائے دین نے خطبات جمعہ میں اس اقدام کو زبردست خراج تحسین پیش کیا، اور اس کے استحکام اور کامیابی کے لیے خصوصی دعائیں کیں۔

اسلامی فوجی اتحاد کے قیام نے اسلام اور مسلمانوں کے خیر خواہوں کے دل ودماغ خوشی ومسرت سے بھر دیے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے رہنماؤں نے کہا کہ سعودی عرب کی قیادت میں مسلم ممالک کا اتحاد وقت کی اہم ترین ضرورت تھی۔ جمعیت اہل حدیث بلتستان اور جامعہ دار العلوم بلتستان غواڑی کے اراکین نے بھی اس دیرینہ فریضے کو پورا کرنے پر تمام قائدین اور رکن ممالک کا شکریہ ادا کیا اور ان کے نیک مقاصد کی کامیابی کے لیے دعائیں کیں۔

اللہ احکم الحاکمین نے اپنی وحدانیت اور اپنے محبوب ﷺ کی سنت پر یقین رکھنے والوں کو اس بات کا پابند بنا رکھا ہے کہ وہ ''ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر فردا'' نہ رہیں۔ وہ ''کلمہ طیبہ'' کا دل، زبان

اقرار کر کے اپنی زندگیاں جن بلند ترین اصول وضوابط کے مطابق گزارنے کا تہیہ کر چکے ہیں؛ وہ انتہائی مبارک، پرامن اور صحت وسلامتی کے ضامن ہیں۔ اسی لیے اس صراط مستقیم پر چلنے والوں کو جنی شیاطین کے علاوہ انسانی شیطانوں سے بھی خطرات لاحق ہونا یقینی ہے۔

ایسے مواقع پر اگر اہل اسلام شیاطین الانس والجن سے دب کر مصالحت کی راہ اختیار کریں، تو وہ خود بھی ''شیاطین'' بن جائیں گے۔ لہٰذا انہیں اپنے دفاع کے لیے مسلح طاقت اور حربی تربیت سے مزین ہونا انتہائی لازمی ہے۔ اور یہ طاقت ہر زمانے میں رائج بہترین اسلحہ اور افرادی قوت کا تقاضا کرتا ہے۔ یہ دونوں چیزیں مال خرچ کیے بغیر حاصل نہیں ہوسکتیں۔ اسی لیے رب ذوالجلال نے اس راہ میں خرچ کردہ مال کے ضائع نہ ہونے؛ بلکہ اس پر خوب ثوابِ دارین حاصل ہونے کی گارنٹی عطا فرمائی ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝﴾ [الأنفال ٦٠] ''اور ان سے نبٹنے کے لیے اپنی استطاعت کے مطابق حربی قوت کا خوب انتظام کر رکھو اور گھوڑے بھی باندھ کر تیار رکھو، جس کے ذریعے تم اللہ تعالیٰ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو خوفزدہ رکھ سکیں، اور ان کے علاوہ دوسرے (بدخواہوں کو بھی) جنہیں تم نہیں جانتے، اللہ انہیں خوب جانتا ہے۔ اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جو کچھ بھی خرچ کریں، اس کا بدلہ تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تم پر بالکل کوئی ظلم روا نہیں رکھا جائے گا۔''

جس وقت اہل اسلام کی قیادت رسول اللہ ﷺ کے مبارک ہاتھوں سے تربیت حاصل کرنے والے جاں نثاروں ﷺ کے ہاتھوں میں رہی، ان احکام پر عمل ہوتا رہا۔ اور رفتہ رفتہ اسلامی ریاست دنیا کی واحد سپر طاقت بن گئی۔ اور بعد میں حکمران' احکام الٰہیہ کو نظر انداز کر کے عیاشیوں میں مبتلا ہو گئے، تو ان کی شان وشوکت بتدریج ختم ہوتی گئی۔ سقوطِ بغداد اول کے بعد عالم اسلام کا شیرازہ بکھر گیا۔ عزت وذلت کسی قوم کی میراث نہیں؛ بلکہ یہ ''ہمت مرداں'' کے حساب سے حاصل ہونے

یقیناً عالم کفر میں اس اسلامی اتحاد کے خلاف میٹنگیں منعقد ہوں گی، سازشیں کی جائیں گی۔ اور وہ اپنی چوہدراہٹ کھوتی ہوئی محسوس کر کے عالم اسلام میں انتشار و افتراق کو دوبارہ ہوا دینے کے لیے ہر حیلہ اختیار کریں گے۔ لہٰذا عالم اسلام کے حکمرانوں کو اس محاذ پر انتہائی محتاط رہ کر غیرتِ ایمانی کا عملی ثبوت دینے کی شدید ضرورت ہوگی۔ غرض ایک شدید سرد جنگ برپا ہوگی، جس میں متحدہ اسلامی ممالک کے سربراہان ثابت قدمی دکھائیں، تو رحمتِ الٰہی سے ان کی ساری مشکلات حل ہو جائیں گی۔ بفضلِ الٰہی اس کے ثمرات و برکات کو دیکھ کر یکے بعد دیگرے باقی تمام اسلامی ممالک بھی خلوص کے ساتھ برضا و رغبت اس اتحاد میں شامل ہو جائیں گے۔ اس طرح ان شاء اللہ عالم اسلام دنیا کی زبردست سپر پاور بن جائے گا۔ رب تو مائل بہ کرم ہے، سائل بن کر دکھائیں تو سہی۔

بحالیٔ عظمتِ رفتہ ہمارا ہی حق ہے، اور یہی اللہ رب العزت کی منشائے مبارک بھی ہے۔ دیر صرف اس بات کی ہے کہ ہم اس عظمت و شان کے اہل بن جائیں: ﴿هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝﴾ [التوبۃ ۳۳، الصف ۹]

"وہی ذاتِ عظیم ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور سچا دین عنایت فرما کر رسالت سے نوازا، تاکہ اسے تمام ادیانِ عالم پر غلبہ عطا فرمائے، اگرچہ مخلوق پرستوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔"

سورۃ الفتح میں اسی مبارک مضمون پر اپنی شہادت کی مہر بھی لگا دی ہے: ﴿هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝﴾ [الفتح ۲۸]

"..... اور اس حقیقت پر گواہی کے لیے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔"

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس فوجی اتحاد کو عالم اسلام کے لیے خصوصاً اور عالم انسانیت کے لیے عموماً امن و سلامتی اور دین و دنیا کی بھلائیوں کو سمیٹنے کا ذریعہ بنا کر اس میں اپنے فضل و کرم سے برکت اور استقلال عطا فرمائے۔ اہل اسلام کے عقائد و اعمال کو کتابِ الٰہی اور سنت نبوی پر اکٹھا فرمائے۔ مسلم حکمرانوں کو جرأتِ ایمانی اور کمالِ مردانگی سے سرفراز فرما کر امت اسلامیہ کی کھوئی ہوئی عظمت و عزت کو بحال فرمائے اور اسے تا دیر قائم و دائم رکھے۔ آمین